

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 24 ستمبر 1953

کمشنر آف انکم ٹیکس، ویسٹ بنگال

بنام

اے۔ ڈبلیو۔ گلکز اینڈ کمپنی، ودیگراں

[مہرچند مہاجن، ایس آر داس اور بھگوتی جسٹس صاحبان]

انکم ٹیکس ایکٹ (XI، سال 1922)، دفعہ 25(4)-1918 میں ٹیکس ادا کرنے والی فرم-1947 میں محدود کمپنی میں تبدیلی-دفعہ 25(4) کے تحت راحت کا حق-1939 اور 1947 میں فرم کے اہلکاروں میں تبدیلی، کا اثر۔

انکم ٹیکس کی تشخیص کے مقاصد کے لیے، ایک فرم اپنے شراکت داروں سے الگ ایک الگ ادارہ ہے، اور فرم کے آئین میں محض تبدیلی ایک نئی قابل تشخیص اکائی یا ایک الگ قابل تشخیص ادارہ وجود میں نہیں لاتی ہے۔

تین شراکت داروں، A، B اور C پر مشتمل ایک فرم چائے کے دلالوں کا کاروبار کرتی تھی اور انکم ٹیکس ایکٹ، سال 1918 کے تحت انکم ٹیکس ادا کرتی تھی۔ شراکت داروں کے اہلکاروں میں کئی تبدیلیاں ہوئیں اور 1939 میں فرم C، D اور E پر مشتمل تھی۔ C سبکدوش ہوا اور 1945 میں D، E اور F کے درمیان ایک نیا شراکت داری معاہدہ لکھا گیا اور انہوں نے کاروبار جاری رکھا۔ 1947 میں شراکت داری کو ایک محدود کمپنی میں تبدیل کر دیا گیا۔ انکم ٹیکس حکام نے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 25(4) کے تحت راحت دینے سے انکار کر دیا کیونکہ 1939 میں فرم کے شراکت دار 1947 میں فرم کے شراکت داروں سے مختلف تھے:

حکم ہوا کہ: فرم کے آئین میں تبدیلیوں کے باوجود، فرم کا کاروبار جو اصل میں تشکیل دیا گیا تھا، اس کے آغاز سے لے کر اس وقت تک جاری رہا جب تک اس کی جگہ محدود کمپنی نے لے لی اور فرم پوری طرح سے ایک ہی اکائی تھی۔ 1945 میں فرم کی تنظیم نو نے اسے ایک مختلف اکائی نہیں بنایا، اور لہذا فرم ایکٹ کی دفعہ 25(4) کے تحت راحت کی حقدار تھی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 77، سال 1952۔

کلکتہ میں نظام عدلیہ کی عدالت عالیہ (چیف جسٹس ہیریز اینڈ جسٹس بنگر) کے 9 جنوری 1951 کے فیصلے اور حکم سے انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 70، سال 1950 میں اس کے خصوصی دائرہ اختیار (انکم ٹیکس) میں اپیل۔

اپیل گزار کی طرف سے بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی کے دپھتری (پورس اے مہتا، ان کے ساتھ)۔

جواب دہندگان کے لیے این سی چرٹجی (بی سین، ان کے ساتھ)۔

24.1953 ستمبر۔ عدالت کا فیصلہ جسٹس مہاجن نے سنایا۔

یہ کلکتہ میں نظام عدلیہ کی عدالت عالیہ کے ایک فیصلے کی اپیل ہے جو بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت ایک حوالہ میں دی گئی ہے، جس کے تحت عدالت عالیہ نے مثبت میں مذکور سوال کا جواب دیا۔

تشخیص کنندہ شراکت داری سے متعلق ہے۔ جب ایکٹ، سال 1918 کے تحت انکم ٹیکس ادا کیا گیا تو شراکت داری کا تعلق تین شراکت داروں، میتھیوز، فگیز اور نوٹلی پر مشتمل تھا۔ اس فرم کا نام اے ڈیلو فگیز اینڈ کمپنی تھا، اور اس کا کاروبار چائے کے دالوں کا تھا۔ فرم کے آئین میں کئی تبدیلیاں کی گئیں جس کے نتیجے میں شراکت داروں کے حصص میں تبدیلی آئی۔ 1924 میں میتھیوز باہر چلے گئے اور ان کے حصے پر فگیز اور نوٹلی نے قبضہ کر لیا۔ 1926 میں ایک اور شراکت دار سکوار متعارف کرایا گیا۔ 1932 میں

فلگیز باہر ہو گئے، اور 1932 سے 1939 تک یہ شراکت داری صرف نوٹلی اور سکواٹز پر مشتمل تھی۔ 1939 میں ہلمین کولایا گیا اور یہ شراکت داری ان تین شراکت داروں پر مشتمل تھی۔ 1943 میں نوٹلی باہر چلا گیا اور شراکت داری کا کاروبار دو شراکت داروں، سکواٹز اور ہل مین نے چلایا۔ 1945 میں گلبرٹ کولایا گیا۔ یہ انتظام 31 مئی 1947 تک جاری رہا، جب شراکت داری کو ایک محدود کمپنی میں تبدیل کر دیا گیا۔

تشخیص کے سال 1947-48 کے لیے ٹیکس دہندہ نے دعویٰ کیا کہ وہ ایکٹ کی دفعہ 25(4) کے تحت ریلیف کا حقدار ہے کیونکہ شراکت داری فرم کے بعد ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی آئی ہے۔ شراکت نامہ، سال 1939 میں ایک شق تھی کہ کسی بھی شراکت دار کی سبکدوشی پر شراکت داری کا تعین نہیں کیا جائے گا بلکہ باقی شراکت دار اسے جاری رکھیں گے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک نیا شراکت داری معاہدہ سال 1945 میں تیار کیا گیا تھا جب گلبرٹ کولایا گیا تھا۔ ان تینوں شراکت داروں کی تشکیل کردہ شراکت داری نے وہی کاروبار جاری رکھا جو ایکٹ، سال 1918 کے تحت ٹیکس کی ادائیگی کے وقت شروع کیا گیا تھا۔ مقدمے کے بیان سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ شراکت داروں کے اہلکاروں اور ان کے متعلقہ حصص میں محض تبدیلی کے علاوہ فرم کی کوئی حقیقی تحلیل، اور اس کے اثاثوں اور واجبات کی کوئی تقسیم یا کسی بیرونی شخص کے ذریعہ اس کے کاروبار میں جانشینی تھی۔

انکم ٹیکس افسر نے ٹیکس دہندہ کے دعوے کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ 1939 میں فرم کے شراکت دار 1947 میں فرم کے شراکت داروں سے مختلف ہونے کی وجہ سے درخواست گزار کو کوئی راحت نہیں دی جاسکی۔ اپیلٹ اسٹینٹ کمشنر نے اس نظریے کو برقرار رکھا۔ انکم ٹیکس ٹریبونل میں اپیل پر، اس فیصلے کو الٹ دیا گیا اور درخواست گزار کو دفعہ 25(4) کے تحت راحت دی گئی۔ ٹریبونل کے سامنے کمشنر کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ شراکت داری اور کچھ نہیں بلکہ افراد کی ایک انجمن ہے اور اس لیے ایکٹ کی دفعہ 25(4) کے تحت راحت حاصل کرنے کے لیے شراکت داروں کے لیے سال 1939 شراکت داروں کے برابر ہونا چاہیے، سال 1947 جب کمپنی کے بعد کمپنی آئی

تھی۔ ٹریبونل نے اس دلیل کو مسترد کر دیا اور فیصلہ دیا کہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 25 (4) کے ذریعے تجویز کردہ راحت کاروبار کو دی جانی چاہیے نہ کہ کاروبار کرنے والے افراد کو اور یہ کہ فرم کے آئین میں محض تبدیلیوں کو نظر انداز کیا جانا چاہیے۔ ٹریبونل کے سامنے یہ تنازعہ نہیں تھا کہ اے ڈبلیو فلیگر اینڈ کمپنی کی شراکت داری فرم کا کاروبار اپنے قیام سے لے کر محدود کمپنی کے بعد آنے تک چائے کے دلالوں کے طور پر جاری رہا۔ ٹریبونل نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ انکم ٹیکس کے مقاصد کے لیے فرم کو کاروبار کرنے والے شراکت داروں کے علاوہ ایک علیحدہ قانونی وجود سمجھا جانا چاہیے اور یہ کہ فرم کو اس کے آئین میں تبدیلی کے باوجود بھی جاری رکھا جاسکتا ہے۔

اپیل کنندہ کی درخواست پر ٹریبونل نے ایک مقدمہ بیان کیا اور ایکٹ کی دفعہ 66

(1) کے تحت درج ذیل سوال عدالت عالیہ کو بھیج دیا:

"مقدمے کے حقائق اور حالات میں، کیا 31 مئی 1947 کو تشکیل دی گئی فرم

بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 25(4) کے تحت ریلیف کی حقدار تھی؟"

عدالت عالیہ نے مثبت میں مذکور سوال کا جواب دیا۔ اس نے ٹریبونل کے نقطہ نظر

کو برقرار رکھا۔ ہمارے سامنے یہ دلیل دی گئی کہ عدالت عالیہ کی طرف سے ایکٹ کی دفعہ

25(4) پر رکھی گئی تعمیر غلط تھی اور دفعہ کی زبان کی طرف سے اس کی ضمانت نہیں تھی

اور یہ کہ فرم کی ساخت میں تبدیلی کی وجہ سے وہی فرم پوری طرح جاری نہیں رہی اور

اس لیے تبدیل شدہ فرم میں ایکٹ کی دفعہ 25(4) کے تحت راحت کا کوئی حق نہیں

تھا۔ ہماری رائے میں، یہ دلیل طاقت کے بغیر ہے۔ دفعہ 25(4) ان شرائط میں ہے:-

"جہاں وہ شخص جو بھارتیہ انکم ٹیکس (ترمیم) ایکٹ، 1939 کے

آغاز پر تھا، کسی ایسے کاروبار، پیشے یا دھندے کو انجام دے رہا تھا جس پر

بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1918 کی توضیحات کے تحت کسی بھی وقت

ٹیکس وصول کیا گیا تھا، اس طرح کے عہدے پر کوئی دوسرا شخص

کامیاب ہو جاتا ہے، یہ تبدیلی محض شراکت داری کے آئین میں تبدیلی

نہیں ہے، اس لیے پچھلے سال کے اختتام اور اس طرح کے جانشینی کی

تاریخ کے درمیان کی مدت کی آمدنی، منافع اور فوائد کے سلسلے میں پہلا ذکر کردہ شخص کوئی ٹیکس ادا نہیں کرے گا، اور ایسا شخص مزید دعویٰ کر سکتا ہے کہ پچھلے سال کی آمدنی، منافع اور فوائد کو مذکورہ مدت کی آمدنی، منافع اور فوائد سمجھا جائے گا۔ جہاں ایسا کوئی دعویٰ کیا جاتا ہے، مذکورہ مدت کی آمدنی، منافع اور فوائد کی بنیاد پر تشخیص کی جائے گی، اور اگر پچھلے سال کی آمدنی، منافع اور فوائد کے سلسلے میں ٹیکس کی رقم پہلے ہی ادا کی جا چکی ہے جو اس طرح کی تشخیص کی بنیاد پر قابل ادائیگی رقم سے زیادہ ہے، تو فرق کی واپسی کی جائے گی۔"

یہ دفعہ شراکت داروں کے اہلکاروں میں محض تبدیلی کو جائز نشینی کے مترادف نہیں سمجھتا اور اس طرح کی تبدیلی کو نظر انداز کرتا ہے۔ دفعہ کی توضیحات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ شراکت داری کے آئین میں محض تبدیلی ضروری نہیں کہ ایک نئی قابل تشخیص اکائی یا ایک الگ قابل تشخیص ادارہ وجود میں لائے اور ایسی صورت میں مجموعی طور پر کاروبار کی منتقلی نہیں ہوتی ہے۔

یہ سچ ہے کہ شراکت داری کے قانون کے تحت کسی فرم کا اپنے شراکت داروں کے علاوہ کوئی قانونی وجود نہیں ہے اور یہ اپنے شراکت داروں کو بیان کرنے کے لیے محض ایک جامع نام ہے لیکن یہ بھی اتنا ہی سچ ہے کہ اس قانون کے تحت شراکت داروں کے محض آنے یا جانے سے فرم کی تحلیل نہیں ہوتی ہے۔ ایک شراکت دار دوسرے شراکت داروں کی رضامندی سے سبکدوش ہو سکتا ہے اور ایک شخص کو دوسرے شراکت دار کی رضامندی سے شراکت داری میں متعارف کرایا جاسکتا ہے۔ تشکیل نو شدہ فرم تحلیل ہونے تک اسی فرم کے نام سے اپنا کاروبار جاری رکھ سکتی ہے۔ سبکدوش ہونے والے شراکت داروں کے حوالے سے قانون جیسا کہ پارٹنرشپ ایکٹ میں نافذ کیا گیا ہے، ایک خاص حد تک انگریزی عام قانون کے سخت نظریے کے درمیان سمجھوتہ ہے جو فرم میں کچھ بھی دیکھنے سے انکار کرتا ہے لیکن شراکت میں کاروبار کرنے والے افراد کے لیے ایک اجتماعی نام اور تجارتی استعمال جو فرم کو ایک الگ شخص یا نیم کارپوریشن کے طور پر

تسلیم کرتا ہے۔ لیکن انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت صورت حال کچھ مختلف ہے۔ کسی فرم کو ایک الگ قابل تشخیص ادارے کے طور پر چارج کیا جاسکتا ہے جو اس کے شراکت داروں سے الگ ہے جن کا انفرادی طور پر بھی جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ دفعہ 3 جو کہ چارجنگ دفعہ ہے ان شرائط میں ہے:

"جہاں کوئی مرکزی ایکٹ یہ نافذ کرتا ہے کہ کسی بھی سال کے لیے کسی بھی شرح پر انکم ٹیکس وصول کیا جائے گا یا اس شرح پر ٹیکس لگایا جائے گا یا وہ شرحیں اس ایکٹ کی توضیحات کے مطابق اور اس کے تابع، ہر فرد، ہندو غیر منقسم خاندان، کمپنی اور مقامی اتھارٹی، اور ہر فرم اور افراد کی دوسری انجمن یا فرم کے شراکت داروں یا ایسوسی ایشن کے اراکین کی انفرادی طور پر پچھلے سال کی کل آمدنی کے حوالے سے وصول کی جائیں گی۔"

فرم کے شراکت دار الگ الگ قابل تشخیص ادارے ہیں، جبکہ اس طرح کی فرم تشخیص کے مقاصد کے لیے ایک الگ اور الگ اکائی ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 26، 48 اور 55 اس موقف کو مکمل طور پر ثابت کرتے ہیں۔ ایکٹ کی یہ توضیحات ظاہر کرتی ہیں کہ انگریزی قانون یا بھارتیہ قانون کے تحت شراکت داری کی نوعیت کا تکنیکی نظریہ انکم ٹیکس کے قانون کو لاگو کرنے میں نہیں لیا جاسکتا۔ فیصلہ کرنے کا اصل سوال انکم ٹیکس ایکٹ 1918 کے تحت تشخیص شدہ اکائی کی شناخت کا ہے، جس نے سال 1939 میں دو گنا ٹیکس ادا کیا، اس اکائی کے ساتھ جس کے کاروبار میں پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی سال 1947 میں کامیاب ہوئی۔ ہمیں اس میں کوئی شک نہیں کہ ٹریبونل اور ہائی کورٹ کا یہ موقف درست تھا کہ فرم کے آئین میں محض تبدیلیوں کے باوجود، اصل میں تشکیل شدہ فرم کا کاروبار اپنے قیام سے لے کر اس کے بعد تک چائے کے دالوں کے طور پر جاری رہا جب تک کہ اس کی جگہ محدود کمپنی نے لے لی اور یہ کہ یہ ایک ہی اکائی تھا، جو ایک ہی کاروبار چلا رہا تھا، ایک ہی جگہ پر اور اس کاروبار میں کوئی قانونی فرائض کو پورا نہ کرنے والے یا اکائی میں کوئی تبدیلی نہیں تھی۔ یہ دلیل دی گئی کہ اس کے بعد ایک مختلف فرم تشکیل دی

گئی۔ عدالت عالیہ نے اس دستاویز پر غور کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ ٹریبونل کے سامنے اس پر بھروسہ نہیں کیا گیا تھا اور انکم ٹیکس افسر یا اسسٹنٹ کمشنر کے حکم میں اس کا کوئی خاص حوالہ نہیں دیا گیا تھا۔ اس دستاویز کے باوجود ٹریبونل نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ شراکت داری ایکٹ کے تحت کسی فرم کو اس کے آئین میں تبدیلی کے باوجود بھی چلایا جا سکتا ہے۔ یہ دستاویز اس سوال پر خاموش ہے کہ اس فرم کے اثاثوں اور واجبات کا کیا ہوا جو دستاویز، سال 1939 کے تحت تشکیل دی گئی تھی۔ تمام ارادوں اور مقاصد کے لیے تنظیم نو کے طور پر تشکیل شدہ فرم ایک مختلف اکائی نہیں تھی لیکن اپنے آئین میں تبدیلی کے باوجود یہ ایک ہی اکائی رہی۔

نتیجہ یہ ہے کہ ہمیں عدالت عالیہ کی طرف سے اس کے سامنے پیش کردہ سوال پر دی گئی رائے میں خلل ڈالنے کی کوئی ٹھوس بنیاد نظر نہیں آتی۔ اس لیے اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

اپیل کنندہ کا ایجنٹ: جی ایچ راجادھیا کشا۔

جواب دہندگان کے لیے ایجنٹ: پی کے چٹرجی۔